تیوہار پوریم

کتابِ مقدس میں اس یہودی تیوہار کی نسبت یوں لکھا ہی کہ (یہہ دن یاد رہیں۔ اور پشت در پشت اور خاندان بہ خاندان اور صوبہ بہ صوبہ اور شہر بہ شہر مانے جاویں۔ اور پوریم کے دن یہودیوں میں کبھی موقوف نہ کئے جائیں۔ نہ اُن کا ذکر اُن کی نسل سے جاتا رہے) آستر ۹: ۲۸۔

چونکہ آستر کی کتاب کی نسبت بعض لوگ یہہ اعتراض پیش کرتے ہیں۔ کہ اِس میں کہیں خدا کا نام نہیں آیا۔ اس لئے آج ہم اسی کا کچھ ذکر کریں گے۔ کہ کس طرح مصورِ حقیقی نے اِس کتاب میں یہودی اور مسیحی کلیسیا کی تصویر کا عکس لیا ہی۔ کہ جس کے ہر ایک واقعات سے مصور کی حکمت اور صنعت اور دانش اور پیش بینی عیاں و آشکارا ہی۔

ہماری منزلِ مقصود کے رستے میں ایک آرامگاہ ہی۔ کہ جس پر ایک بورڈ لگا ہوا ہی۔ کہ جس پر (آستر کی کتاب کا اختصار) لکھا ہوا نظر آتا ہی۔ آؤ ذرا بیٹھ جائیں اور اس کتاب کا ملاحظہ کریں۔

لکھا ہی کہ شاہ اخویرس نے اپنے ارکانِ سلطنت کی مہمانی کی۔ اور مئے نوشی کی خوشی میں حکم کیا۔ کہ دشتی ملکہ کو شاہی تاج سر پر رکھ کے بادشاہ کے حضور میں لاویں۔ ملکہ کے انکار پر بادشاہ نہایت غضبناک ہوا۔ اور عدولِ حکم کے باعث دشتی ملکہ پر یہہ فتوی دیا (کہ دشتی ملکہ میرے حضور میں پھر نہ آئے اور ملکہ کا منصب ایک دوسری کو جو اس سے بہتر ہو۔ دیا جاوے) شعر

دیکھ چھوٹوں کو ہی اللہ بڑائی دیتا
آسماں آنکھ کے تل میں ہی دکھائی دیتا

پس خوبیٔ قسمت سے ملکہ کا منصب آستر نامی ایک غریب اور یتیم یہودی لڑکی کو نصیب ہوا۔ جو کہ ایک بیکس اور جلاوطن مردِ غمناک اور آشنا رنج مردکی نامی کی دھرم بیٹی تھی۔ شعر

گدا کو شاہ کر دینا گرانا تخت سے قیصر
یہہ ادنیٰ سا اشارہ ہی یسوعؑ ابن مریم کا

اور اُن ہی ایام میں ایک شخص ہامان نامی وزیر اعظم تھا۔ جو کہ پورا شیطان بلکہ شیطانِ مجسم تھا۔ اور وہ مردکی سے سجدہ کا خواستگار رہتا تھا۔ پر مردکی اس کو سجدہ نہ کرتا تھا۔ اِس لئے ہامان نے نہایت غضبناک ہو کر منصوبہ بازی اور فریب دہی سے اخویرس بادشاہ سے یہہ فرمان جاری کروالیا۔ کہ ایک خاص تاریخ کو سب یہودی معہ عیال و اطفال قتل کئے جاویں۔ اور اُن کا مال لوٹ لیا جاوے۔ اور نیز اُس نے پچاس ہاتھ اونچی ایک پھانسی کی ٹکٹکی کھڑی کی تا کہ بعد حصولِ اجازتِ بادشاہ مردکی کو اُس پر ٹانگ دیا جاوے۔

اور نیز مخفی نہ رہے۔ کہ اس سے پیشتر غریب مردکی بادشاہ اخویرس کی جان بچانے کی خیر خواہی کر چکا تھا۔ اور اُس کا نام تواریخ کی کتاب میں درج ہو چکا تھا۔ پر اب تک صلہ کچھ نہ ملا تھا۔ بادشاہ کے حضور تواریخ کے پڑھے جانے پر مردکی کو شاہی خلعت اور شاہی گھوڑا اور شاہی تاج عطا ہوا۔ اور اُس کو خلعت اور تاج سے آراستہ کر کے اور گھوڑے پر سوار کرا کے تمام شہر میں پھرایا۔

اور آخر کار رفتہ رفتہ ہامان کی منصوبہ بازی اور فریب دہی کی ساری قلعی کھل گئی تب بادشاہ نے ہامان کو اُسی ٹکٹکی پر جو اُس نے بنوائی تھی پھانسی دی۔ ع چاہ کن را چاہ در پیش آمدہ۔

اور اُس کا عہدہ اور گھر بار اور جائیداد سب کا سب مردکی کو عطا فرمایا۔ اور اُس خاص تاریخ کو جو یہودیوں کے قتل کے لئے مقرر تھی۔ حکماً یہودیوں کی حفاظت کروائی۔ بلکہ اُن کو اجازت دی کہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیویں۔ اور لوٹیں۔ اور اُس دن ایسا ہی ہوا۔ کہ ہر جگہہ پر یہودیوں نے اپنے دشمنوں کو قتل کیا بلکہ دوسرے دن بھی بادشاہ کی دوبارہ اجازت سے سوسن کے یہودیوں نے ایسا ہی کیا۔ تب سے یہہ دونوں دن تیوہار پوریم کے نام سے نامزد کئے گئے۔

پیارے ناظرین۔ اُٹھو ذرا آگے قدم بڑھائیں اور منزلِ مقصود تک جا پہنچیں۔ کہ جہاں پر بڑے بڑے حرفوں میں یہہ لکھا ہوا ہی۔

۱۔ (اخویرس بادشاہ کی دنیاوی سلطنت اور حشمت ہمارے خداوند یسوعؑ مسیح کی روحانی اور الہی بادشاہت اور عزت کا نشان تھا) کہ اُس دنیاوی سلطنت میں یہودی کلیسیا نے آرام اور چین اور ترقی حاصل کی۔ لیکن اِس روحانی سلطنت میں بندگانِ خدا یعنے مسیحی لوگ روحانی امن و امان اور ترقی حاصل کرتے ہیں۔

۲۔ (یہودی کلیسیا کا غرور دشتی ملکہ کی شیخی سے کم نہ تھا) دشتی ملکہ شیخی کے باعث سے اپنے منصب سے خارج کی گئی۔ یہودی کلیسیا اپنے غرور کے باعث سے خدا سے مردود ہوئی۔

۳۔ (آستر ملکہ۔ مسیحی کلیسیا کا ایک آثار تھا) آستر ملکہ اپنی خوبی اور حسن و جمال اور خوش نصیبی کے باعث سے بادشاہ کے محلوں میں پہنچکر ملکہ کے درجہ تک پہنچی۔ مسیحی کلیسیا اپنی امید اور محبت اور ایمان اور ازلی بلاہٹ کے باعث سے

آراستہ ہوکر خداوند یسوع مسیح کی جلالی دلہن شمار ہوئی۔

۴۔(مردکی خداوند یسوع مسیح کی انسانیت کا نشان تھا۔ اور ہامان پُرانے سانپ یعنے شیطان کا آثار) مردکی یہودی ہوکر غیر قوم ہامان کو سجدہ نہ کرتا تھا۔ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہوکر شیطان کو سجدہ نہیں کرتا۔

۵۔(پوریم کا دن سبت اتوار کا اشارہ تھا) پوریم کے دن یہودیوں نے اپنے دنیاوی دشمنوں پر فتح پائی۔ اور چین اور سلامتی حاصل کی۔ سبت اتوار کے دن ہر ایک مسیحی خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے باعث اپنے روحانی دشمنوں پر ظفریاب ہوتا ہے اور امن اور سلامتی حاصل کرتا ہے۔

۶۔ ہامان کے منصوبے شیطان کے حملوں سے (جو اُس نے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر کئے) مشابہت رکھتے تھے۔

۷۔ ہامان کی شکست اور بربادی شیطان کی مغلوبی اور ذلت کا ایک آثار تھا۔

۸۔ مردکی کا سرافراز ہوجانا اور ہامان کی ساری جائیداد پر قابض ہونا خداوند یسوع مسیح کے عروج اور شیطان کی ساری سلطنت کو قبضہ میں لانے کا نشان تھا۔

۹۔ منزلِ مقصود آگئی۔ آؤ ہم بھی پوریم والوں کے ساتھ سبت اتوار کی خوشی منائیں۔ اور اپنے خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی خوش خبری یوں باآوازِ بلند گائیں۔ شعر

تو بے شک موا اور گاڑا گیا
ولیکن ہے دن تیسرے جی اُٹھا

بیا کہ ترک نمائیم آبکاری را
بیا کہ دور نمائیم شرمساری را

واقعہ ۲۶۔جنوری ۱۸۹۹ء بوقت ۷ بجے شام بمقام گرجاگھر کوتوالی شہر لودیانہ ایک جلسہ فراہم ہوا۔ جس کو کہ جناب بزرگوار پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی مشنری لودیانہ نے افتتاح کیا۔ اور جناب مسٹر فریڈرک گرب صاحب سکرٹری انجمن حمایت ترکِ شراب و اڈیٹر رسالۂ آبکاری شہر لنڈن نے ترکِ شراب کی تائید میں انگریزی زبان میں ایک لکچر دیا۔

معزز ناظرین۔ لکچرار صاحب کی حرکات وسکنات اور واعظانہ آواز سے اور حاضرین جلسہ کی توجہ اور خاموشی اور حرکات شادمانی سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا وہ دانشمند معمار کی طرح حاضرین جلسہ کے دلوں میں ایک مضبوط عمارت تیار کررہا ہے۔

بعد میں جناب بابو اِنباش چندر صاحب ہیڈکلرک محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے لکچرار صاحب کی تقریر کا خلاصہ معہ اپنی فصیح اور دلچسپ تائیدی تقریر کے نہائت عمدہ رنگ ڈھنگ اور لہجہ کے ساتھ اُردو زبان میں بیان کیا۔ چنانچہ بابو صاحب موصوف کی تقریر سے ہم تھوڑا سا یہاں اقتباس کرتے ہیں۔ اور وہ یہہ ہے کہ اگر کسی شراب خوار سے پوچھا جاوے کہ تم کیوں شراب پیتے ہو۔ وہ یہہ کہیگا۔ کہ ذرا زکام اور کھانسی کے لئے کبھی کبھی تھوڑا سا پی لیتا ہوں۔ اور دوسرے سے اگر پوچھا جاوے۔ تو وہ یہہ جواب دیگا۔ کہ میرا جوان بیٹا مرگیا ہے غم غلط کرنے کے لئے تھوڑا سا پی لیتا ہوں۔ علیٰ ہذالقیاس تیسرا اور چوتھا بھی کوئی اور ایسا ہی عذر پیش کریگا۔ لیکن اصل سبب ہرگز نہیں بتائیگا۔ اور وہ یہہ ہے کہ (مجھ کو اس کی لذت ہے اس لئے مجھ سے رہا نہیں جاتا)

اس کے بعد بابو راجیداس صاحب خزانچی نے لکچرار صاحب کی تائید میں ایک پُرزور اور فصیح تقریر میں حسب ذیل درفشانی کی۔

۱۔ کہ چور صرف اپنا اور جس کا مال چراوے۔ دو کا نقصان کرتا ہے۔ لیکن شراب خوار بہتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مثلاً اگر ایک ڈرائیور شراب پی لے اور اُس کی بدمستی کی بدولت ریلیں ٹکراجاویں۔ تو کئی ہزاروں کا نقصان ہوگا۔

۲۔ کوئی آدمی ایسا بیوقوف نہیں۔ جو کہ اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کرکے رسوائی اور ندامت حاصل کرے۔ لیکن شراب خوار ایسا ہی کرتا ہے۔

اخیر میں جناب مسٹر ایم۔ وائلی صاحب سکرٹری لوکل اپسٹی نمس ایسوسی ایشن لودیانہ نے جناب مسٹر فریڈرک گرب صاحب سکرٹری اور انگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی تائید میں ایک رزولیوشن پیش کیا۔ جسکو کہ ہم تھوڑی سی اپنی رائے کے بعد پیش کرتے ہیں۔

(۱) بڑا تعجب ہے۔ کہ چور مال حاصل کرنے کے لئے چوری کرتا ہے۔ اگر گرفتار نہ ہوسکے۔ لیکن شراب خوار مال اور عقل کھودینے کے لئے شراب پیتا ہے۔ اگر گرفتار بھی نہ ہو۔

(۲) علاوہ بریں یہہ بھی تعجب ہے کہ اگر چور چوری کرکے گرفتار ہوکر قید یا جرمانہ کا سزایاب ہو تو عام لوگ اُس کی مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ اُس نے نیکنامی کو کھودیا۔ اور ذلت اور رسوائی کو اختیار کیا۔ لیکن اگر شراب خوار بدمستی میں گرفتار ہوکر دو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہو۔ تو اکثر شراب فروش اُس کا جرمانہ بھی ادا کردیتے ہیں۔ اور رہائی دلاکر دو روپیہ کا اور بلادیتے ہیں۔

معزز ناظرین۔ لکچراروں کی تقریرات تحریر کرتے کرتے ہمیں سعدی کی ایک نظم یاد آئی ہے۔

نظم

گلِ خوش رنگ در حمام روزے
رسید از دستِ محبوبے بدستم
باو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم
ولیکن مدتے باگل نشستم
جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

چونکہ آج کل ہر ایک قوم و ملت میں عمدہ عمدہ فصیح البیان واعظ اور اچھے اچھے ذی لیاقت فسانہ ساز اور بڑے بڑے نامی گرامی ناول نویس پائے جاتے ہیں۔ یہہ سب مغربی تعلیم اور مشنری صاحبان کی انڈیا میں تشریف آوری جو کہ (انجیلی روشنی کے باعث سے ہی) کا نتیجہ ہے۔ پس اس لئے ہم گل انجیل کی شان اور گلِ انسان کی قدر کو بھول نہ جائیں۔

رزولیوشن

یہہ قرار پایا کہ ہم حاضرینِ جلسہ (یعنے انجمن پرہیزگاری کے کل ممبر اور لودیانہ کے باشندے فراہم شدہ) مسٹر فریڈرک گرب صاحب سکرٹری و ریپرزینٹیو انگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن لندن کے بدل و جان شکرگذار ہیں کہ آپ نے ہندوستان میں تکلیف فرما ہوکر مفید لکچر دیے تاکہ ہم اپنے ہموطنوں کو ان مضر اور نقصان دہ اور مدہوش کرنے والی چیزوں سے بچانیکی ذمہ واری کو برداشت کرنیکے لئے جگا دیں۔

داؤ شم

دیناناتھ شاداز لودیانہ

"تم کبتک دو فکروں میں لٹکے رہوگے"؟

ایلیاہ نبی کے زمانہ میں اکثر اسرائیل لوگ ایسے تھے جو ان دو فکروں میں لٹکتے تھے کہ آیا یہوواہ خدا ہے یا بعل خدا ہے اور جب نبی نے اُن کی یہہ افسوسناک حالت دیکھکر مندرجہ بالا سوال اُن سے کیا تو اُس کے جواب میں ایک بات اُنہوں نے نہ کہی۔ خداوند مسیح کے زمانہ میں بھی اکثر لوگوں کی یہی حالت تھی۔ جس کا اظہار خود اُنہیں کی زبان سے ہوا چنانچہ عید تجدید کی تقریب پر یہودیوں نے خداوند کو جب کہ وہ ہیکل کے سلیمانی اُسارے میں پھرتا تھا آگھیرا۔ اور اُس سے کہا کہ "تو کب تک ہمارے دل کو آدھڑ میں رکھیگا"؟ اگر تو مسیح ہے تو ہم کو صاف کہدے۔ انسان کی ایسی دلی حالت کسقدر ہولناک ہے! یہہ قصور ناصحوں کا نہیں جیسا بعضوں نے گمان کیا ہے بلکہ دودلے لوگوں کا ہے جو باوجودیکہ سچائی سے واقف ہیں تاہم کسی نہ کسی دنیوی خیال سے اس کا اقرار و اظہار کرنا نہیں چاہتے۔ آج کل ہزارہا آدمی اسی حالت میں مبتلا ہر ملک و ہر شہر میں پائے جاتے ہیں جو مسیحی دین کی سچائی اور اُس کی نجات بخش تعلیم کے اپنے دلوں میں قایل ہیں مگر علانیہ مسیح کے نام کا اقرار کرنے اور بپتسمہ کے ذریعہ کلیسیا میں شریک ہونے سے طرح طرح کے دنیوی خیالات کے باعث رُکے ہوئے ہیں۔ ہم نے اکثر لوگوں کو یہہ کہتے سُنا کہ ہم اپنے دل سے مسیح پر ایمان رکھتے ہیں نہ اپنے مذہب کی رسم و دستورات کو دل سے قبول کرتے ہیں لیکن اگر ہم لوگوں کے روبرو مسیح کے نام کا اقرار کریں اور بپتسمہ لیں تو فلاں فلاں بات کا ہم کو نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ یہہ بس ہے کہ ہم دلی اور باطنی ایمان رکھیں اور دنیوی نقصانات سے بھی محفوظ رہیں۔ ایسے اہل خیال دو فکروں میں لٹکتے اور اُن کے دل ہمیشہ آدھڑ میں رہتے ہیں اور اگر وہ جلد تر اس خطرناک حالت سے نہ نکلیں تو اُن کے بچنے کی کچھ امید نہیں ہے۔ سینکڑوں برس پہلے معلم حقیقی نے ایسے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم خدا اور ممون دونوں کی خدمت نہیں کرسکتے۔ یہاں ایک فارسی شاعر کا قول بہت صادق آتا ہے ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال ست و محال ست و جنوں

"مبارک ہیں وہ جو سب کچھ چھوڑکر اپنی صلیب اُٹھاتے اور فوراً مسیح مصلوب کے پیچھے ہولینے کو تیار ہیں"۔

پونا میں گرجوں کی چوری

کچھ مدت سے پونا میں ڈاکہ زنی اور چوری کا زور شور ہے۔ ڈاکوؤں اور چوروں نے نہ صرف لوگوں کے گھروں کو لوٹا بلکہ مندروں اور گرجوں میں بھی چوری کرنی شروع کی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اُنہوں نے ہندوؤں کے ایک مندر کو لوٹا تھا۔ اور اب دو گرجوں میں چوری کی۔ لیکن شکر کی بات ہے کہ گرجوں میں چوری کرنے کے بعد ہی ڈاکوؤں اور چوروں کا پتہ لگ گیا۔ اخبار عام اس پر ٹھٹھہ کرتا۔ اور کہتا ہے کہ جب مندر میں چوری ہوئی تھی تو اخبار نور افشاں نے دیوی پر ہنسی کی تھی۔ اب عیسائیوں کے خدا نے کیوں گرجا میں چوری ہونے دی۔ ہم اخبار عام سے کہتے ہیں کہ عیسائی گرجوں میں ہندوؤں کی طرح بُت نہیں رکھتے

اور اِن بتوں کو دیوتا نہیں خیال کرتے۔ آپ کا دیوتا مندر میں موجود تھا۔ پھر اُس نے کیوں چوری ہونے دی اور چوروں کا بھی پتہ نہ لگا۔ عیسائی گرجے کو اور گھروں کی طرح سمجھتے ہیں کہ وہ صرف ملکر عبادت کرنے کا ایک مکان ہی۔ مگر تو بھی ہم اخبار عام کو یاد دلاتے ہیں کہ عیسائیوں کے خدا نے ڈاکوؤں اور چوروں کو پکڑوانے کے لئے گرجوں میں چوری ہونے دی اور اِس چوری سے پچھلے سارے ڈاکوؤں اور چوریوں کا پتہ مل گیا۔ کیا یہہ عیسائیوں کے خدا کی قدرت کا بھید نہیں ہی؟

راقم

رامانند انور

امریکہ میں آریا سماج

معلوم نہیں کہ ہمارے ہندو اور مسلمان بھائیوں کو کیوں اِس امر کا خیال پڑ گیا ہی۔ کہ وہ کسی امریکن و یورپین کے ہندو یا محمدی مذہب کو بہ اقرار زبانی قبول کر لینے یا اُس کی تائید و تعریف میں تحریری و تقریری طور پر کچھ لکھ پڑھ دینے کو اپنے خوش کر لینے کے لئے کافی نہیں سمجھتے بلکہ اس کے قول کو فخریہ اپنے مذہب کی صداقت میں بار بار اپنے اخبارات و رسالجات میں شایع کرنا اُن کا دستور العمل ہو گیا ہی۔ گویا فی زمانہ اُن کے مذہب کی صداقت کا انحصار و مدار کسی امریکن و یورپین کی شہادت اور تائید پر مبنی ہی اور بس۔ آریہ پتر کا مطبوعہ ۱۴-جنوری ۹۹ء ایک مضمون بعنوان (امریکہ میں آریا سماج)، ہماری نظر سے گذرا۔ امریکہ کے شہر اِنڈیانا پولس کے چند لوگوں کے محض بہ اقرار زبانی آریا کہدینے پر اور اُن کی ایک چٹھی بعنوان آریا سماج کی چٹھی کے جواب میں آنے پر نہایت ہی اظہار مسرت کیا گیا ہی۔ اور امریکہ کے لوگوں کو ویدک دھرم کی اشاعت کا کرنا ایک ضروری امر سمجھ کر یہہ تجویز پیش کی گئی ہی کہ پرتی ندھی سبھا پچاس ہزار روپے کا مختلف احاطوں یعنے بنگال۔ مدراس بمبئی و پنجاب وغیرہ سے انتظام کرے تاکہ لایق گریجوایٹ اپدیشک وہاں پر بھیجے جاویں۔ جو کہ ویدک دھرم عمدہ طور پر پرچار کریں۔

اب اِس قسم کی کوشش کو سوائے اس کے کہ اُلٹی گنگا بہوئے کو جائے۔ یا ایک شاگرد اُستاد کے سکھلانے پر تیار ہو نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔

بُت کریں آرزو خدائی کی
شان دیکھو تو کبریائی کی

ہم پوچھتے ہیں کیا ممکن ہی کہ امریکہ جیسا شایستہ اور تعلیم یافتہ ملک جس نے کروڑہا روپیہ صرف کر کے اور صدہا مشنری صاحبان کو خدا کا کلام دیکر بھیجنے سے خود اِس ملک کی تاریکی کو دور کیا ہی۔ اور اب بھی دیگر یورپین ممالک کی نسبت زیادہ مشنری صاحبان اِس ملک کے روشن کرنے کو سال بسال بھیجتا ہی۔ کیا ہندوستان کے کمزور مذہب ہندو دھرم جیسے کی ہدایت کا محتاج ہی؟ ہرگز نہیں۔ بھلا جب کہ سوامی ویکانند جیسے جنہوں نے اپنی جانفشاں کوششوں کو صرف کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا اور اپنا بہت سا وقت خرچ کر کے بدون کسی اثر پیدا کرنیکے بنیل مرام واپس چلے آئے۔ تو ایسے اُپدیشکوں کی ایسے ملک میں جہاں پر بقول شخصے ؎

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو
ڈیڑھ ہو یا تین ہو یا پون ہو

کیا تاثیر پیدا ہو سکتی ہی۔ اِس لئے آریا صاحبان کی خدمت میں عرض ہی کہ وہ پہلے ویدک دھرم کی حالت کو یہاں پر درست کریں تو پھر دیگر ممالک میں اُس کی اشاعت کا قصد کریں کیونکہ ابھی تو اُس کے قوانین کا عمل درآمد یہاں پر ہی "محض بہ گفتن" طور پر ہوا ہی۔ مثلاً جن بُت پرستی کی رسومات اور برہمنوں کی مداخلت کی نسبت آریا سماج میں بڑے زور سے لیکچر دیئے جاتے ہیں کہ ایسے دستورات اور برہمنوں کی مداخلت کو بند کرنا چاہیئے۔ مگر شادی کے موقعوں پر اکثر دیکھا گیا ہی کہ وہی رسومات اور وہی برہمنوں کی مداخلت برابر جاری رہتی ہی۔ جب اِس کا سبب آریا صاحبان سے پوچھا جاتا ہی۔ تو برادری کی مجبوری بتلایا جاتا ہی۔

اور پھر بیوگان کی شادی کی نسبت رسم جاری کرنے کی بابت اکثر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم نے تو آج تک کبھی نہ سُنا کہ کسی شریف و عالی خاندان آریا بدھوا کی شادی اب تک کی گئی ہو۔ ہاں اگر برائے نام کی جاتی ہی تو ایسوں کی ہی ہوتی ہی جو برادری میں پہلے ہی ایسے ہوں کہ جن کا حقہ پانی پہلے ہی برادری میں شامل نہیں ہوتا۔ واہ کیا خوب تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی۔

ہماری دانست میں اگر آریا صاحبان اِسی قدر روپیہ اِس ملک کی گری ہوئی قوموں کے سدھارنے اور اُٹھانے میں صرف کریں تو نہایت بہتر ہو گا۔ کیونکہ بلحاظ قوانین ہندو دھرم جیسے امریکہ والے غیر ذات ہیں ویسے ہی اِس ملک کی گری ہوئی قومیں۔ تو پھر کیا وجہہ ہی کہ اُن کی نسبت تو کچھ بھی پروانہ کی جائے بلکہ حیوانوں سے بدتر سلوک کیا جائے۔ اور غیر ممالک کے لئے اِسقدر روپیہ صرف کیا جائے کیونکہ اِس ملک کے لوگ بلحاظ ہم جنس بھائی اور ہموطن ہونے کے زیادہ حقدار ہیں اِس لئے ہم یوحنا رسول کا قول آپ لوگوں کے ملاحظہ کے لئے درج کرتے ہیں وہ یہہ ہی۔ کہ اگر کوئی اپنے بھائی سے

جس کو اُس نے دیکھا ہی محبت نہیں رکھتا ہی۔ تو وہ خدا سے جس کو اُس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھتا ہی۔ فقط

راقم

یکے از ناظرین ہا

یہہ شکّی زمانہ اور پادری

انجیل کا کام ایک دائمی جنگ جوئی ہی اور اِس لئے ضرور ہی کہ آئے دن اُس پر بھی حملے ہوا کریں۔ نحمیاہ کے آدمی ہر مخالفت کے روبرو یروشلم کی دیوار بناتے تھے مگر خود بھی ہمیشہ دشمنوں کے حملوں سے خطرے میں تھے۔ اور اِس لئے اُن کو تلوار وغیرہ سے مسلح کیا گیا تھا۔ اور ہر ایک آدمی اپنا اپنا کام کرتا اور حملوں سے کام کو بچانے کے لئے بھی تیار رہتا۔ اور اگرچہ درحقیقت وہ کام ایسا تھا کہ کسی پر حملہ نہیں تھا تاہم مخالفوں کو یورش کے لئے ہمیشہ موقعہ تھا۔ ایسا ہی انجیل کا کام ہی۔ اُس کی تعمیر خود بخود دشمنوں کے حملوں کو اُبھارتی ہی۔ اِس حال میں جیسا نحمیاہ نے اپنے لوگوں کو مسلح کیا تھا انجیل کے خادم جو گویا روحانی یروشلم کی دیواریں تیار کر رہے ہیں مناسب اور کافی ہتھیاروں سے مسلح ہونے چاہیئے۔

یہی سبب تھا کہ روح القدس نے پولوس جیسا آدمی اِس روشن مگر شکّی اور وہمی زمانہ میں برپا کیا۔ حتیٰ کہ پولوس رسول انطاکیہ کے یہودیوں اور اتھینی کے یونانیوں اور اٹلی کے رومیوں کے حملوں کو روکتا اور انجیل کو اُن کی ضرورت اور شک کے مطابق ویسے ہی واضح اور مدلل طور سے پیش کرتا تھا۔ اور اپنے شاگرد اور ساتھی تمطاؤس کو تاکید کی تھی کہ "اپنی اور اپنی تعلیم کی چوکسی پر قایم رہ" (۱ تمط ۴: ۶) اور بھی دیکھو ۲ تمط ۱: ۱۳، ۱۴-۔ اور پھر ۲: ۱۵ میں لکھتا ہی کہ "کوشش کر کے تو اپنے تئیں خدا کا مقبول اور ایسا کاریگر جو شرمندہ نہ ہو اور سچائی کے کلام کی درستی سے تفصیل کرتا ہو کر دکھلا"۔ ایسا ہی طیطس کو لکھتا ہی کہ آئندہ خادم الدین کیسے لوگ ہونے چاہیئے (۱: ۹) اور اُس کا سبب بھی بتلاتا ہی یعنے اُن خطروں اور حملوں سے آگاہ کرتا ہی جو شکّی اور بے ایمان لوگ کریں گے "جن کا منہہ بند کرنا ضرور ہی"۔ آیت ۱۰ و ۱۱-

مگر زمانہ نے کچھ اور ہی پلٹا کھایا ہی۔ اور خاصکر ہندوستان میں۔ اور شکّی زمانہ کا چنداں خیال نہیں۔ اگر کہیں کسی سبب سے دو چار سو چمار یا چوہڑے وغیرہ بپتسمہ پا لیتے ہیں تو بس انجیل کا حکم طاق پر۔ جاہلوں کے لئے جاہل پادری۔ غریبوں کے لئے سستے پادریوں کی مار و مار ہونے لگتی ہی۔ اِس عہدہ کی مٹی خراب ہو رہی ہی۔ لڑکے۔ نو مرید۔ اور جاہل زیادہ تر اِس عہدہ کے لایق سمجھے جاتے ہیں۔ دوسروں کا قدر اور ضرورت قریباً موقوف ہی۔ یہہ سچ ہی کہ لڑکے داؤد کے فلاخن کے پتھر نے گولیات کے ماتھے میں جگہہ پائی۔ مگر اِس سے یہہ منتج نہیں ہوتا کہ ہر نوجوان داؤد ہی۔ نہیں۔ ایسے لڑکے جو چند سال امریکہ یا ہندوستان کی سیمنریوں میں کچھ تعلیم اپنے اپنے گذارے کے واسطے پا لیتے یا دین میں صرف نو مرید ہوتے ہیں وہ مواروں کی تردید اور گوتم کے جنون اور محمد کو گالیوں کا اشتہار تو دیتے ہیں اور مسیح کے بیت گانے لگتے ہیں حالانکہ لڑکے داؤد والی نہ خوبی ہی اور نہ ویسا چکنا پتھر رکھتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ یوروپ اور امریکہ ملکر اِس قدر فلسفہ یا شک یا بت پرستی نہیں رکھتے ہیں جسقدر ہندوستان اکیلا رکھتا ہی۔ ایسے ملک اور ایسے زمانہ میں لڑکوں کو پادری بنا کے بھیجدینا شکّی زمانہ میں بے سود ہی۔ وہ ناتجربہ کار ہوتے ہیں اور بنا بنایا کام برباد کر دیتے ہیں چنانچہ ہم اپنی آنکھوں سے یہہ حال دیکھ رہے ہیں اور یہہ لوگ بزرگوں کے کام پر صرف نام دھرنے اور نکتہ چینی کرتے اور خود کچھ کام نہیں کرتے ہیں اور پنجاب اور ہندوستان کے نو مریدوں کو اور خاصکر ایسوں کو جو کسی اور کام کے لایق نہیں ہیں پادری بنا دینا اِس شکّی زمانہ کا کیا مقابلہ ہی؟

پولوس رسول انجیلی امانت کو ایک نہایت سنجیدہ امر سمجھتا تھا نہ ایک سرسری بات جیسا آج کل کا خیال ہی جس سے بجائے فایدے کے سخت نقصان ہو رہا ہی۔ گویا کہ ایسے پادریوں کی صف نے لوگوں کو کلیسیا میں آنے سے روک دیا ہی۔ خداوند مسیح نے حکم دیا کہ "تم میرے گواہ ہوگے" لیکن اگر گواہوں کی کارروائی سے مسیح کا مقدمہ خارج ہو تو یہہ قصور کس کی گردن پر ہوگا؟ نو مریدوں کی بابت پولوس رسول تاکید کرتا ہی کہ وہ پاک خدمت میں داخل نہ کئے جاویں۔ اور لڑکپن کی بابت واضح ہو کہ اگرچہ ہمارے خداوند نے بارہ برس کی عمر میں اپنی ذاتی خوبی اور لیاقت کو ایک دفعہ فقیہوں کے آگے ظاہر کیا تھا مگر پھر وہ اپنے والدین کے پاس چلا گیا اور ایک لڑکا واعظ ہونے کی بجائے اُن کی خدمت کرتا رہا۔ اگر لڑکپن گھر میں کٹے اور شباب زندگی کے کاروبار اور تجربوں سے ملاقات حاصل کرے تو سیمنری کے اعلیٰ اور عمیق اور عملی مضامین پر عقلمندی سے ہاتھ ڈال سکیگا۔ اور اِس کے بعد پاک خدمت کو دانائی اور اثر کے ساتھ انجام دیگا۔ اور پھر خیال کرنا چاہیئے کہ جس میدان سے زمانہ کی شک اور بیدینی کا مقابلہ ہوتا ہی وہ پلپٹ (ممبر) ہی۔ خواہ وہ بازار میں ہو خواہ گرجوں میں اور خواہ مطالعہ کی میز ہو اور پلپٹ کوئی کارخانہ تجارت یا اجناس کی

منڈی نہیں ہی جہاں دین اور ایمان کے پلیتنٹ ڈبے یا بنڈل یا صندوق بند کے بند فروخت کئے جاویں جن کے لئے اَن پڑھے کارندے بھی کافی ہوتے ہیں اور اگر صرف لنڈے ہی جانتے ہوں تو بہت کافی ہوتا ہی۔ لوتھر کے زمانہ سے پہلے ایک طرف اسلام میں اور دوسری طرف رومن کلیسا میں یہی فیشن تھا کہ دینی اصول گویا بند پیکٹوں میں لئے اور دیئے جاتے تھے۔ سمجھنے سمجھانے میں دقت تھی۔ مگر لوتھر صاحب کے زمانہ سے دین اور دنیوی اختیار مطلق بند ہوا اور آزاد خیالی کا واجبی طریق جاری ہوا جس سے دنیوی معاملات میں جمہوری سلطنت اور پارلمنٹ اور کونسلیں جاری ہوگئیں اور دینی معاملات میں عقاید اور بحث کی آزادگی پھیل گئی۔ اُس وقت سے پہلے بے ایمان اور ملحد مار ڈالے جاتے تھے لیکن اس کے بعد یہہ بات ثابت ہوگئی کہ لوگ بچّوں کی طرح ایمان نہ لاویں۔ کہ باپ دادوں نے یونہی کہا ہی بلکہ جوانوں کی طرح جانچیں کہ جو کچھ باپ دادوں نے کہا تھا ہم نے اُسے سچ پایا۔ اور اس لئے ویسا ہی سکھلاتے اور کہتے ہیں۔ شک اور انکار اسی آزادگی کے سبب سے ہیں۔ اب ایمان کی بنا کے لئے واقعات طلب کئے جاتے ہیں۔ اور ہم کیوں نہ کریں اور پیش کرنے کے قابل کیوں نہ ہوں؟ مارٹن لوتھر نے قصوں اور حدیثوں کو ترک کر کے بائیبل اور عقل کی طرف رجوع کیا تھا۔ موسیٰ اور مسیح اور اس کے رسولوں نے واقعات کی بنا پر خلقت کا ایمان طلب کیا تھا۔ اگرچہ شیطان اور گناہ انسان کو ناسمجھ۔ عقل کو اندھا اور ضمیر کو سست کر دیتے ہیں مگر خداوند مسیح نے لوگوں کو سمجھ بخشی کہ نوشتوں کو سمجھیں (لوقا ۲۴: ۴۵) وہ اندھوں کو آنکھیں۔ گونگوں کو زبان اور مُردوں کو زندگی دیتا تھا تاکہ واقعات کو دیکھیں اور سمجھیں اور ایمان لاویں۔ پس جبکہ بائیبل اپنی ذات سے ایسی کتاب ہی اور اُس کا دین ایسا دین ہی کہ آزادگی اور فہم اور واقعات کو طلب کرتا ہی تو اس زمانہ میں جس میں شک کا اور انکار کا عجب زور ہی اور آزاد خیالی کے تلاطم کا خروش ہی۔ ذرا سوچو کہ پلپٹ کیسی ہونی چاہئے۔ آگے تو ہندوستان میں دینی رنگارنگی جو تھی سو تھی۔ اس زمانہ میں آریہ اور سناتن دھرم۔ اور کہیں نیچری اور کہیں مرزائی گونجتے ہیں۔ اس بات کا کہ سب کچھ مانیں گے پر مسیح کو نہیں مانینگے بڑا شور ہی۔ اور دیکھنے میں یہہ آتا ہی کہ دین عیسوی اُن کی نسبت گویا بند ہوگیا ہی۔ اُنہوں نے اپنے اپنے پلپٹ قایم کرلئے ہیں پھر اگرچہ چوہڑوں اور چماروں میں دین عیسوی کی رونق سالیانہ رپوٹوں میں بڑے زور شور کے ساتھ نظر آتی ہی مگر فی الواقعی معاملہ ٹھنڈا پڑا ہی۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ یہہ لوگ عیسائی نہیں ہوئے بلکہ دین کو اپنی مرضی کے اور اپنے دستوروں کے مطابق کرلیا ہی۔ اور کیا کرتے؟ اُن کو سکھلانیوالے عموماً ایسے دئے گئے ہیں جو اُن کے جیسے تھے۔ جنکو مقرر کرنے والے صرف سستے آدمی چاہتے ہیں۔ مگر ان دنوں اُن سے بھی جواب ہی کیونکہ سلف سپورٹ کا خیال چل پڑا ہی جس کا خاص سبب ہی اور وہ ہم پھر بتلاوینگے۔ غرضکہ اس سستے پن اور ولولۂ سلف سپورٹ نے اِن ادنیٰ قوموں میں بھی انجیل کا کام نہ صرف سست بلکہ قریب بند کر دیا ہی۔ اور اکثر لوگ پھر چوہڑے کے چوہڑے ہیں۔ جس کسی کو اس امر کا مشاہدہ کرنا منظور ہو بندہ کے پاس آوے اور میں گاؤں گاؤں پھر کے سب حال دکھا دونگا۔ اور لفظوں میں یوں کہنا کچھ بیجا نہوگا کہ جس کام کو پہلے مشنریوں وغیرہ نے سینکڑوں روپئے خرچ کر کے اور تکلیف اُٹھا کے تعمیر کیا تھا اب وہ وقت آگیا ہی کہ ہزاروں روپئے صرف کر کے بڑے آرام سے اس کام کو برباد کیا جارہا ہی۔ یاد رہے کہ ہندوستان کا ابھی اصل میں کوئی حصہ انجیل بشارت سے مستقل طور پر طے نہیں ہوا ہی۔ لاکھہا اور کروڑہا ہندو مسلمان وغیرہ اپنی اپنی جگہہ جیوں کے تیوں قایم ہیں۔ البتہ بنگلوں کے اندر بیٹھے بیٹھے وہ نظر نہیں پڑتے۔ نئے مندر اور سماج اور مسجدیں اور سبھا روز بروز بنتے چلے جاتے ہیں۔ اور چوہڑوں کے بالاشاہ بھی ہنوز مسمار نہیں ہوئے ہیں یعنے اُنکے بھی جو بپتسمہ پا چکے ہیں۔ جب یہہ حال ہی تو کلیسیا اپنی پلپٹ کو کیوں کمزور اور خراب کر رہی ہی؟ کیا مناسب اور ضروری نہیں کہ نقصان پہنچانے والی اور انجیل کو روکنے والی کارروائیوں کو دفعتاً ترک کیا جاوے اور سب خداوند کا کام کریں؟ مجھے امید ہی کہ اگر اہل ہند ہندوستان کو عیسائی کرنے کے ذمے وار ہوتے تو یہہ حالت نہ ہوتی۔ نہیں معلوم خداوند کریم وہ وقت کب دکھلاویگا۔ جب ہر قسم کی طعن بازی بند ہوگی اور کام خوب چلیگا۔

ان باتوں کا خیال کر کے وہ جو پلپٹ پر قدم دھرتے ہیں۔ یعنے پادری بنتے یا بنائے جاتے ہیں سوچ کریں کہ

(۱) پادری ایسا کاہن نہیں جو صرف موم بتی یا پیتل کی گھنٹی ہاتھ میں لے گوگل جلاوے یا پانی کو دم کرے یا کھلونے دکھلاوے اور بس عیسائی مذہب طے ہوا۔

(۲) پادری ایسا نہیں ہی کہ الہام سے باتیں کرتا ہی اور تعلیم و تربیت کی کبھی ضرورت نہ رکھتا تھا۔

(۳) پادری ایسا کارندہ نہیں ہی جس کے لئے یہہ کہنا کافی ہی کہ " لاؤ پانچ روپیہ ماہواری ہی سہی۔ سبب کرنے سے تو بچیں گے اور چھٹیوں میں پھر چھوڑیں گے

مضامین مفید المتدین

پادری ولیم ڈیلگی صاحب کے لکچر

(مسیح کے جی اُٹھنے پر)

شروع میں دو باتیں مدنظر رکھکر ہم اِس مضمون پر غور کرینگے۔

اوّل.... خدا ہی اور خدا زندہ ہی ؛

دوئم.... انجیل نویسوں نے جو کچھ لکھا ہی سب سچ ہی ؛

(۱) خدا زندہ ہی۔ تو نہ صرف مسیح کا جی اُٹھنا بلکہ ہم سبھوں کا جی اُٹھنا ہو سکتا ہی ؛

(۲) ہم مان لینگے کہ جو کچھ انجیل نویسوں نے لکھا سب سچ ہی ؛

پہلا نقطہ۔ مسیح بدن کے ساتھ جی اُٹھا

(۱) (یوحنا ۲۰ باب ۲۰ آیت سے لیکر ۲۷ آیت تک) مسیح جسم کے ساتھ اُٹھا۔ کیونکہ اُس کے ہاتھ اور پاؤں میں کیلونکے نشان تھے ؛

(۲) (لوقا ۲۴ باب ۳۹ آیت) جب مسیح جی اُٹھا تھا۔ جسم اور ہڈی کے ساتھ جی اُٹھا تھا ؛

(۳) (لوقا ۲۴ باب ۴۲، ۴۳ آئتیں) مسیح نے جی اُٹھکے اپنے شاگردوں کے ساتھ کھایا اور پیا ؛

(۴) (یوحنا ۲۰ باب ۲۰ آیت) جی اُٹھنے کے بعد مسیح کی وہی شکل تھی۔ جس سے شاگردوں نے اُسے پہچان لیا۔ خاصکر اُس کا چہرہ وہی تھا ؛

(۵) (لوقا ۲۴ باب ۳۰ آیت) مسیح جب جی اُٹھا اُس کی آواز ویسی ہی تھی۔ شاگردوں نے دعا مانگنے سے پہچانا ؛

(۶) (لوقا ۲۴ باب ۴۴ آیت) مسیح جب جی اُٹھا وہی باتیں بولتا تھا۔ جو پیشتر جب زندہ تھا شاگردوں سے کرتا تھا ؛

(۷) (متی ۲۸ باب ۱۰ آیت) (یوحنا ۲۰ باب ۱۷ آیت) اگرچہ مسیح قبر میں گیا تھا۔ اور جی بھی اُٹھا تھا۔ تو بھی انسان کا بھائی تھا ؛

دوسرا نقطہ۔ مسیح اگرچہ بدن کے ساتھ اُٹھا تھا تو بھی کچھ اور طرح کا تھا

(۱) (یوحنا ۲۰ باب ۱۹، ۲۶ آئتیں) بند کئے ہوئے دروازوں میں سے مسیح اندر آیا ؛

سوال۔ وہ کس طرح سے اندر آیا۔ جواب اول۔ وہ دروازے کی درزوں میں سے اندر نہیں آیا۔ دوئم۔ دروازے خود نہیں کھل گئے۔ سوئم۔ اُس نے دستک نہیں دی۔ اور علاوہ اُس کے جن کے پاس وہ آیا۔ اُنہوں نے دستور کے موافق سلام نہیں کیا۔ چہارم۔ اُس نے خود دروازہ نہیں کھولا۔ پنجم۔ انجیل نویس بتلاتے نہیں کہ یہہ کس طرح ہوا۔ ششم۔ انجیل نویس سچے گواہوں کی طرح صرف بیان کر دیتے ہیں ؛

(۲) مسیح اپنے ساتھیوں سے اور اُن سے جن کے ساتھ کھانے بیٹھا تھا۔ غایب ہو سکتا تھا۔

(۳) مسیح نے جی اُٹھکے آرام نہیں کیا۔ انجیل نویسوں نے اُس کی بابت کچھ نہیں لکھا اور ہم نہیں سمجھتے کہ مسیح جی اُٹھکے کبھی تھکا ماندہ ہوا۔ اور اُسے بھوک پیاس لگی۔

(۴) مسیح نے جی اُٹھکے لہو کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ کہا کہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں۔ جس طرح کہ تم دیکھتے ہو کہ میں رکھتا ہوں ؛

(۵) مسیح زندگی کے دنوں میں اپنے شاگردوں سے بڑی عجیب طرح کی دوستی رکھتا تھا۔ مگر جی اُٹھنے کے بعد مسیح نے اتنی رفاقت کو ہونے نہیں دیا جیسے کہ پہلے رکھتا تھا (یوحنا ۲۰ باب ۱۷ آیت دیکھو)

سوال۔ تھوما کو مسیح نے کیوں چھونے کا حکم دیا۔ جبکہ اُس نے مریم مگدلینی کو چھونے سے روک دیا ؛

جواب۔ تھوما اور مریم کے چھونے میں فرق تھا۔ مریم محبت کے سبب سے مسیح کے قدموں کو پکڑنے لگی۔ اور تھوما۔ بے ایمانی سے اندھے کی طرح ٹٹولنے چاہتا تھا ؛

(۶) (یوحنا ۲۰ باب ۶، ۷ آئتیں) مسیح جی اُٹھنے کے بعد انسانی کپڑے کے ساتھ کچھ تعلق نہ رکھتا تھا

(۷) (اعمال ۱ باب ۲۲ آیت) مسیح کے جی اُٹھنے کی بابت گواہی دینا ؛

(۸) (۱۔ قرنتیوں ۱۵ باب ۲۰ آیت) مسیح کا جی اُٹھنا ہمارے جی اُٹھنے کا نمونہ ہو (۱) جی اُٹھنے کے بعد فرشتونکی سی حالت ہوگی (متی ۲۲ باب ۳۰ آیت) جی اُٹھنے کی حالت میں لوگ بیاہ نہیں کرتے۔ اور نہ بیاہے جاتے۔ بلکہ اُنکی حالت فرشتونکی سی ہو (۲) (۱۔ قرنتیوں ۱۵ باب ۵۰ آیت) جی اُٹھنے کے بعد جسم اور خون آسمان میں داخل نہ ہونگے (۳) (۱۔ قرنتیوں ۶ باب ۱۳ و ۱۴ آئتیں) جی اُٹھنے کے بعد خوراک کی ضرورت نہیں ہوگی ؛

(۹) معلوم ہوتا ہی کہ جب مسیح جی اُٹھا تھا اتنا فرق نہیں تھا کہ جس سے شاگرد مسیح کو پہچان نہ سکیں ؛

(۱۰) مسیح آہستہ آہستہ نہیں بدل گیا۔ اور نہ ہم آہستہ آہستہ بدل جاوینگے۔ بلکہ ایک پل میں (۱۔ قرنتیوں ۱۵ باب ۵۲ آیت) باقی آیندہ

واقعات اور رائیں

آٹھ ہزار برسوں کی جنتری۔ ایک ہندوستانی مسیحی جنام مسٹر وِٹھل رگھاجی پنڈت نے آٹھ ہزار برسوں کی جنتری مرہٹی زبان میں بناکر گائیکوار برودا کو نذر کی ہے۔ اور اُس کے صلہ میں گائیکوار صاحب نے اُسکو قیمتی انعام دیا ہے۔

سچی دعا کا اثر۔ ولایت کے اخبارات میں ایک غریب بیوہ کا حال شایع ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کس طرح سے لاچاروں کی دعا کو سُنتا اور اُن کا جواب دیتا ہے۔ اُس کا ایک ہی لڑکا تھا جو کسی طرح سے ناراض ہوکر گھر سے چلا گیا اور فوج میں بھرتی ہوگیا۔ چونکہ بڑھیا کا گذارہ محض اپنے لڑکے کی کمائی پر تھا اسواسطے محتاج ہونے لگی۔ اُس نے خدا سے دعا مانگی کہ خداوند کسی طرح سے اُس لڑکے کو واپس لے آوے۔ ایک دن جب وہ دعا مانگ رہی تھی تو اُس کو ایک آواز سُنائی دی کہ "ملکہ کو لکھو" اُس نے جھٹ پٹ ایک چٹھی لکھدی جس کا یہہ جواب ملا کہ تمہارے لڑکے کو اِس شرط پر چھٹی ملیگی کہ اپنی ماں کی پرورش کرنیکا وعدہ کرے۔

سوڈان میں مذہبی آزادی۔ ام درمان میں لارڈ گرومر اور لارڈ کچنر نے سوڈان کی آیندہ حکومت کی نسبت سرکاری پالیسی کو سُنا دیا ہے۔ ہم پالیسی کے اُس حصے کا ترجمہ شایع کرتے ہیں جو سوڈان کی مذہب سے متعلق ہے۔

"ملکہ معظمہ اور اُن کی مسیحی رعایا دل سے اپنے مذہب کی پابند ہیں مگر وہ جانتے ہیں کہ کس طرح سے اوروں کے مذہب کی عزت کرنا چاہئے۔ کُل دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان ملکہ معظمہ کی رعیت ہیں اور وہ اُس کے زیر حکومت بڑے امن کے ساتھ رہتے ہیں۔ اُن کے مذہب اور انکیا دستورات کی بڑی عزت کی جاتی ہے تم کو یقین کرنا چاہئے کہ سوڈان میں بھی وہی اصول عمل میں لائے جاوینگے اور تمہارے مذہب میں کسی طرح کا دخل نہ دیا جاویگا۔

براہمو سماج میں زندگی کے اصول

نو بدھان براہمو سماج کے واعظ مسٹر پی۔ سی موزندر صاحب نے اپنے سالانہ لیکچر میں فرمایا کہ براہمو سماج کو ہمیشہ ذیل کے تین اصولوں پر عمل کرنا چاہئے۔

(۱) روحانی زندگی کے اصول جس سے خدا اور انسان میں پیار کے باعث یکتائی پیدا ہوتی ہے۔

(۲) تعلیم کے اصول یعنے تمام مذہبوں کی خوبیوں کو اپنے میں جذب کرکے فرقہ بندی کے اختلافوں کو دور کرنا۔

(۳) راستبازی کے اصول یعنے چال وچلن کی پاکیزگی کو حاصل کرنا جو انسان کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے۔

سرسری نگاہ سے دیکھنے والوں کے لئے تو یہہ اصول نہایت عمدہ اور عالمگیر نظر آتے ہیں مگر تجربہ اس کے برعکس ہے۔ روزمرہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی انسان کو بہت سی چیزوں میں سے چند چیزوں کے انتخاب کا موقعہ دیا جاوے تو وہ اُن میں سے وہی چیزیں چُن لیگا جو اُس کے مذاق اور طبیعت کے مطابق ہیں اس طرح سے اگر انسان کو تمام مذہبوں میں سے اپنے لئے تعلیمات چُننے کا موقعہ دیا جاوے تو وہ اُن میں سے وہی باتیں چُن لیگا جو اُس کے مذاق وطبیعت کے مطابق ہیں۔ ذاتی طور پر ہر ایک انسان کا دل گناہ کی طرف مایل ہے اِس واسطے ہمیشہ وہ ایسی باتوں کو چن لیگا کہ جن سے اُس کے اِس میلان پر چوٹ نہ لگے۔ براہمو سماج کی تواریخ ہمارے اِس بیان کی شاہد ہے۔ مثلاً راجہ رام موہن رائے بانی براہمو سماج اور بابو دیویندرو ناتھ ٹاگور اُن کے جانشین عمر بھر ذات پات کی قیود کے پابند رہے۔ بابو کیشب چندر سین نے براہمو الہام پاکر براہمو قانون کے برخلاف اپنی لڑکی کی شادی میں رضامندی ظاہر کی اور بُت پرستی کی رسومات کے ادا کرنے کی اجازت دی۔ پنڈت اگنی ہوتری نے الہام پاکر ایک دفعہ بُت پرستی اور ذات پات کی بڑے زور مخالفت کی لیکن اب یہی بُرائیاں براہمو الہام سے اُس کو خدا کی مرضی کے مطابق نظر آتی ہیں۔ سادھارن براہمو سماج کے ہادیوں کا آج کل یہی حال ہے کہ کوئی کسی مذہب کی کسی خوبی کو اپنے لئے چُن لیتا اور کوئی کسی کو اور اِس طرح سے جتنے ہادی قریباً اُتنے ہی فرقے بنتے جاتے ہیں۔

رومن اُردو۔ کہتے ہیں کہ سررشتہ تعلیم پنجاب نے امتحان مڈل کے نصاب میں اُردو کو رومن میں لکھنے کا طریق جاری فرمایا ہے۔ بعض اخبارات نے خیال کرکے کہ شاید یہہ اِس بات کا پیش خیمہ ہے کہ عدالتی کارروائی میں بجائے فارسی اُردو کے رومن اُردو جاری کیا جاوے اِس پر اعتراض کیا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر فارسی اُردو اور رومن اُردو شکستہ کا خیال کیا جاوے تو فارسی اُردو کا ہی عدالتی کارروائی میں جاری رہنا مناسب ہے مگر انگریز افسروں کا خیال کیجئے کہ جو بہ نسبت فارسی اُردو کے رومن اُردو خواہ شکستہ ہی کیوں نہ ہو اچھی طرح سے پڑھ سکیں گے اور فیصلہ بھی زیادہ عمدہ طور سے لکھ سکیں گے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رومن اُردو عدالتی کارروائی میں جاری کیا جاوے ہم اِس مشکل کے دور کرنیکے لئے جو اخبارات میں پیش کی گئی ہے کہ رومن اُردو کے جاری ہونے سے مسلونکے پڑھنیکا یکقلم صفایا ہوجاویگا یہہ صلاح دیتے ہیں کہ سررشتہ تعلیم پنجاب سکولوں میں

رسید زر

مسٹر این۔ سالومن	عگ	بابو طالب مسیح	عگ
خیرات التجارت	عہ	مسٹر جے۔ ڈبلیو۔ سویٹ	عگ
پادری جے۔ تن برج	ع۱۲	منشی جے۔ یعقوب	عگ
پادری امام مسیح	عگ	بابو تلسی رام	عہ
ڈاکٹر سایم شمیم	ہے	پادری ایچ۔ فلپس	ہے
پادری یعقوب خاں	ہے	اشتہار ریلوے	۴ے
پادری سی۔ ہنری	ہے	جسونت سنگھ	ہے
پادری جے۔ ملایم الدین	عگ	پادری سوہن لال	عگ
پادری حاکم سنگھ	عگ	عبد الغنی	عہ
مسٹر آگیا مسیح	عگ	اشتہار مس فورمن	۱۲
پادری مارٹن۔ آٹھ کاپی	عسہ	پادری عماد الدین	عگ
مسٹر جے۔ این۔ ناصر	عگ	مس ای۔ ایم۔ جے سمتھ	۸
مولوی صفدر علی	عگ	عزیز الدین	ہے
پادری ڈبلیو۔ ایس ولسن	ہے	جیمس جرڈن	عگ
مسٹر جے۔ بارنس	عگ	خیر اللہ	عگ
بابو عبد القادر خاں	عہ	مس پاسلی	ہے
پادری وودھاوا مل	عہ	پادری احمد شاہ	عگ
پادری ایس ایس آلنٹ	صہ	منشی محمد شاہ	عگ
مس روز ای حق	عگ	پادری ٹامس ہاول	عگ
ڈاکٹر پنیل	ہے	پادری ڈبلیو۔ ہوپر	عمہ
ڈیوڈ۔ آر۔ گارڈن	ہے	پادری ایچ۔ بنٹ	ہے
اے۔ سی۔ جشوعہ	عگ	پادری ایل اے۔ کور	ہے
پادری صادق مسیح	عگ	ڈبلیو۔ جے۔ کلارک بابت چندہ	عسہ
مسٹر ایچ۔ کلنٹن	عہ	کستور چند	عہ
مسٹر سیلاس پال	عگ	نوتند رام	عگ
پرنسپل ہائی سکول بھاگلپور ۱۳ روپیہ		مقبول حق	عگ
پادری کے۔ سی۔ چترجی	صہ	ٹامس سکاٹ	عہ
جے۔ آر۔ کر	ہے	ڈبلیو۔ میکلین	ہے

کرسچن میچول ریلی سوسائٹی ... عمہ

غزل طبعزاد شاد

ای شفیع عاصیاں امداد کن
دور از دنیا ہمہ بیداد کن
مجرمان پرخطا راہچو من
از معاصی ای خدا آزاد کن
نالۂ عاصی بخوف جان خود
گوش کردہ ای مسیحا داد کن
آمدہ ام بر درت من پرخطا
ای مسیحا رحمت خود یاد کن
از درت خالی نہ رفتہ ہیچکس
چشمۂ بخشش امراہم شاد کن

دیکھو کیسا یسوع آشنا ہے
جس کی الفت نے دل لے لیا ہے
ہو کے خالق کی صورت میں پھر بھی
شکل خادم میں ظاہر ہوا ہے
آیا دنیا میں انسان بن کے
نسل عورت سے پیدا ہوا ہے
ساتھ چھوڑا ملایک کا تو نے
نسل آدم کا ساتھی بنا ہے
دیدے ایسا ہی دل شاد کو بھی
جیسا تجھکو خدا نے دیا ہے

ضرورت

۳ ۳

ایک عیسائی لائق نیٹو ڈاکٹر سند یافتہ جسکے چارج میں ایک بڑی ڈسپنسری ہوگی درکار ہے۔ تنخواہ ساٹھ روپیہ مکان مفت۔ لیکن فیس کی آمدنی مشن کی ہوگی۔ درخواست کنندگان اپنی درخواستیں معہ اسناد نیک چلنی بحضور مشتہر کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

ڈاکٹر ٹی۔ ایل۔ پنیل صاحب

میڈیکل مشن نبوں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ..	عہ ۱۱
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...	عگ ۱۱
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...	عگ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ..	ہے
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک فی کاپی معہ ضمیمہ ..	ہے
بغیر ضمیمہ	عگ
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی ..	عگ ۱۱
بغیر ضمیمہ	عہ ۱۲
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ ...	عگ
بغیر ضمیمہ	عہ

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا۔